احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 191 | اتوار-29 ربیع الاول-1416ھ' 27 ظہور 1374ہش' 27-اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب ایمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے

مشکلات سے مت ڈرو۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت اور بے عزتی اٹھانے کے لئے تیار رہو۔ تا خدا تعالیٰ تمہارے مصائب کو دور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو۔

(صاحب ایمان) وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے۔ تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے وطن احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے۔ اب چاہئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دین حق" نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے' کیونکہ ابتدا میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے۔ جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے اور اس کی اصلاح کی حالتوں کے لحاظ سے اس کے چار نام مقرر کئے گئے ہیں۔ اول اول نفس ذکیہ ہوتا ہے کہ جس کو نیکی بدی کی کوئی خبر نہیں ہوتی اور یہ حالت طفلگی تک رہتی ہے۔ پھر نفس امارہ ہوتا ہے کہ بدیوں کی طرف ہی مائل رہتا ہے اور انسان کو طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا کرتا ہے اور اس کی بڑی غرض یہی ہوتی ہے کہ ہر وقت بدی کا ارتکاب ہو۔ کبھی چوری کرتا ہے۔ کوئی گالی دے یا ذرا خلاف مرضی کام ہو تو اسے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کی طرف غلبہ ہو تو گناہوں اور فسق و فجور کا سیلاب بہہ نکلتا ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے کہ اس میں بدیاں بالکل دور تو نہیں ہوتیں' مگر ہاں ایک پچھتاوا اور حسرت و افسوس مرتکب اپنے دل میں محسوس کرتا ہے اور جب بدی ہو جاوے تو اس کے دل میں نیکی سے اس کا معاوضہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور تدبیر کرتا ہے کہ کسی طرح گناہ سے بچے۔ اور دعا میں لگتا ہے کہ زندگی پاک ہو جاوے اور ہوتے ہوتے جب یہ گناہ سے پوتّر ہو جاتا ہے تو اس کا نام مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حالت میں بدی کو ایسی ہی بدی سمجھتا ہے۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ بدی کو بدی سمجھتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 106)

خصوصی درخواست دعا

○ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے گزارش ہے کہ اس خادم انسانیت بزرگ کے لئے درددل سے دعا کریں کہ شافی مطلق خدا اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور فعال زندگی سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم شاہد احمد صاحب راجپوت (برادر ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ) کی بائیں ٹانگ کی شریان بند ہو گئی تھی۔ 17- اگست کو سی۔ ایم۔ ایچ۔ راولپنڈی میں ان کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیزہ یاسمین بنت مکرم نسیم احمد خالد صاحب دار العلوم وسطی ربوہ چند ماہ قبل جل گئی تھی ٹانگ زیادہ متاثر ہوئی۔ اس کا اب دوسری مرتبہ فضل عمر ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر عبد المنان صاحب ایکسرے سپشلیسٹ فیصل آباد کے دونوں گردے فیل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم نور احمد ناصر صاحب سنت نگر لاہور سے لکھتے ہیں۔

میرے پیارے ابا جان محترم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب درویش قادیان' سابق نائب ناظر اعلیٰ قادیان 3- اگست 1995ء بروز جمعرات قادیان میں وفات پا گئے۔ (ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) محترم ابا جان کو ابتدائی درویشان قادیان میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے درویشی کا یہ دور انتہائی صبر و تحمل اور استقامت سے گزارا۔ بہت دعا گو اور سلسلے کے خاموش خدمت گزار تھے۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ پیارے ابا جان کی بخشش اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

حیات کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جسے اللہ تعالیٰ کا عرفان اور معرفت حاصل ہو جائے وہ تو اپنے رب کو اتنا قریب پاتا ہے کہ واقعہ میں اس سے زیادہ قریب وہ کسی اور چیز کو محسوس نہیں کرتا۔ اسے یہ نظر آرہا ہوتا ہے کہ ربوبیت باری کے بغیر وہ زندہ ہی نہیں رہ سکتا' صحت کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا' اپنے قویٰ کو نشوونما نہیں دے سکتا۔ اسے رب کی ربوبیت کی ضرورت ہے اور ربوبیت کے لئے اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں۔ مثلاً وہ حیّ بھی ہے اور قیوم بھی ہے کوئی وجود ظہور پذیر نہیں ہو

باقی صفحہ 7 پر

جب انسان نیک بنتا ہے تو اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے خدا کی رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

27- ظہور 1374 ھش 27 - اگست 1995ء

بداخلاقی بہت بڑی بُرائی ہے

برائیاں تو بہت سی ہیں لیکن جس برائی کا زیادہ وسیع حلقے پر اثر پڑتا ہے اور لوگوں کو اس طرح متاثر کرتی ہے کہ وہ اس برائی والے انسان کو خاص طور پر برا سمجھتے ہوں وہ بداخلاقی ہے۔ اخلاق اچھے نہ ہوں تو ہر وہ شخص جس سے واسطہ پڑتا ہے وہ متاثر ہوتا ہے۔ اس سے بدزبانی کی جاتی ہے بدکلامی کی جاتی ہے۔ ہاتھ سے بھی اس سے زبردستی کی جاتی ہے۔ کسی کو مدد نہیں دی جاتی کسی کا ہاتھ نہیں بٹایا جاتا۔ کسی گرے ہوئے کو اٹھایا نہیں جاتا۔ اور کسی اٹھے ہوئے کو گرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ ساری باتیں بداخلاقی کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور ان سے اور بہت زیادہ باتیں بھی ہیں جو اس زمرے میں آتی ہیں۔ پس انسان کے لئے یہ بات نہایت لازم ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو بہتر بنائے۔

شائد بداخلاقی کو سب سے بڑی برائی کہنا غلط نہ ہوگا۔ اس لئے کہ یہ بہت سے لوگوں کو متاثر کرتی ہے۔ اخلاق درست ہوں تو انسان خود بھی بہتر زندگی بسر کرتا ہے اور اس کے ماحول کے لوگ بھی اس سے خوش رہتے ہیں۔ اور اس کو اچھا بھی سمجھتے ہیں لیکن محض اخلاق کا درست ہو جانا بھی کافی نہیں۔ اخلاق کا تعلق تو انسانوں سے ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر انسانوں کے ساتھ اچھا سلوک ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے خوش ہوتا ہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کی پہلی سیڑھی ہے۔ اس سے آگے بہت کچھ ہے۔ جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جس طرح انسانوں کے لئے ہم نے اچھا بن کر دکھایا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کو بھی اچھا بن کر دکھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے احکام کی پیروی کی جائے۔ جو وہ کہتا ہے کرو۔ وہ کریں۔ جو کہتا ہے۔ نہ کرو۔ اسے ترک کر دیں۔ اس کی محبت حاصل کریں اور ایسا کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہیں۔ صرف بداخلاقی سے نہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی ہر قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہا جائے۔ اور نہ صرف بیرونی طور پر بلکہ اندرونی طور پر بھی ہماری کیفیت ایسی ہو کہ ہم میں کوئی آلودگی نہ پائی جائے۔ ہم ایک مصفّٰی قطرے کی طرح بن جائیں جب تک ہم ہر گناہ اور بدی کو چھوڑ نہیں دیتے اپنی اندرونی آلودگیوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کر لیتے جب تک ہم ایک مصفّٰی قطرے کی طرح نہیں بن جاتے اس وقت تک خطرہ ہی خطرہ ہے۔ انسانوں کے ساتھ تعلقات اچھے ہوں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات اچھے نہ ہوں تو یہ تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں کیونکہ اصل بات تو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات ہیں۔ کسی نے انسانوں کے ساتھ محبت کی اور خدا سے محبت نہ کی۔ یا اسے انسانوں کی محبت ملی اور خدا کی محبت نہ ملی تو اس کا کیا فائدہ۔ پس یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اخلاق کے درست کرنے کے بعد ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہمیں اپنی محبت عطا کرے۔ ہمارے دلوں میں اس کی محبت پیدا ہو اور اس کی صرف اور صرف ایک ہی صورت ہے کہ ہم ہر قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہیں اور اپنی اندرونی آلودگیوں کو بھی ختم کر دیں۔

خُدا کے دَر پہ جھکو اور وہاں جھکے ہی رہو
جو مانگنا ہو وہ مانگو، کسی سے کچھ نہ کہو
ہے یوں تو رحم و کرم اسکی ذات کا خاصہ
مصیبتوں کو بھی انعام ہی سمجھ کے سہو

ابوالاقبال

گو رہے تو زمین پر لیکن
آسمانوں کے ساتھ ساتھ چلے
جو نہ چاہا تھا وہ مِلا ہمکو
ہم مصائب کی گود ہی میں پلے

کیا مری سعئ مسلسل کا کوئی انجام ہے
نااُمیدی میری ہر اِک سانس کا پیغام ہے
میرا رُک کر بیٹھ جانا ہے طبیعت پر گراں
جو بھی مل جاتا ہے مجھکو وہ مرا انعام ہے

خون کی تاریک راہوں پر نہ چل
اُمن کی مشعل فروزاں کر کے دیکھ
صلح جُوئی ہے بقائے زندگی
صلح سے جی، صلح ہی میں مر کے دیکھ

ہجوم مردماں میں بھی ہو گر احساس تنہائی
تو پھر خود ہی کہو مل پائے گی کیسے پذیرائی
یہی دُنیا ہے جب تک ہو اِسی دنیا میں رہنا ہے
کوئی لمحہ سکوں پرور، کبھی ہنگامہ آرائی

نہ میرا قول قابو میں نہ میرا فعل قابو میں
بھلی کیونکر لگے گی دوستوں کو گفتگو میری
مجھے معلوم ہے وہ اُنگلیاں مجھ پر اٹھائیں گے
"تمہارا ہی کرم رکھ لے تُو رکھ لے آبرو میری"

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ

بنت حضرت حکیم مولانا نور الدین (قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر) حرم ثانی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی بہو۔ قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب کی بیٹی۔ اور قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کی حرم تھیں۔ آپ یکم اگست 1901ء کو شام کے وقت پیدا ہوئیں۔ آپ ایسے عظیم الشان بزرگ کی بیٹی تھیں جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے سند خوشنودی پائی۔ آپ کے نانا جان لدھیانہ کے بزرگ حضرت منشی احمد جان صاحب تھے۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد آپ ہی کے مکان پر رکھی گئی۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیعت لینے کا آغاز فرمایا۔

بزرگ باپ کے زیر سایہ حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ نے کلام الٰہی باترجمہ تشریح احادیث اور دوسرے علوم سیکھے۔ آپ کی عمر ساڑھے پانچ سال کی تھی کہ آپ کو خیال آیا کہ لوگ اخباروں میں مضمون دیتے ہیں۔ میں بھی کوئی مضمون شائع کراؤں۔ انہوں نے کاغذ لیا اور ایک شخص کو دیا کہ جو کچھ میں کہتی جاؤں وہ لکھتے جاؤ۔ وہ بولتی گئیں اور وہ لکھتا گیا۔ کاغذ لکھوا کر آپ اخبار بدر اور الحکم کے دفتر (قادیان میں ہی تھے) گئیں کہ میرا مضمون اخبار میں چھاپ دو۔ لیکن کسی نے نہ لیا۔ اس پر رنجیدہ ہو کر اپنے والد محترم کے پاس آگئیں۔ جماعت کے ایک بزرگ سید محمد سرور شاہ صاحب نے دیکھا کہ حضرت مولوی صاحب اسے تسلی دے رہے ہیں۔ لیکن بچی کا رنج رفع نہیں ہوا۔ تو انہوں نے وہ مضمون دیکھا اور پڑھا۔ تو فرماتے ہیں۔

"میری یہ حالت تھی کہ کبھی میں اس بچی کی طرف دیکھتا اور کبھی مضمون کی طرف اور کبھی اس کے عجیب ارادے اور امنگ پر غور کر کے خدا سے (اس شخص کے لئے دعائیں کرتا) جس کے فیض سے قادیان کی صحبت کا یہ اثر تھا۔ کہ یہاں پر بچے بھی دین حق کی تائید کے لئے وہ ارادے رکھتے ہیں جو باہر کے جوان بھی نہیں رکھتے"

اس میں لکھا تھا۔

"اللہ ایک ہے۔ اللہ بے عیب ہے۔ اللہ رحمان اور رحیم ہے۔ ہمارا سب کا مالک ہے۔ (کلام الٰہی) سیکھنا چاہئے۔ اس پر چلنا چاہئے۔ چوری نہیں کرنا۔ جھوٹ نہیں بولنا۔ کسی سے مانگنا نہیں۔ اللہ کے سوا۔ حرص نہیں کرنا۔ غریبوں کی خبر گیری کرنا' اور ان سے نیک سلوک کرتے رہو۔ جس مکان پر منڈیر نہ ہو اس پر ہرگز نہ سونا۔ بھائی بہن نہ لڑیں۔"

اپنے مولا اور اس کی مخلوق سے محبت کرنے والے ننھے منے دل کی ٹوٹی پھوٹی صدا تھی۔ یہ پیارے مولا کو بھا گئی اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گھر خاتون مبارکہ کی حیثیت سے داخل ہونے کے لئے چنی گئی۔ آپ کی عمر 13 برس کی ہوئی تو آپ کے والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ عاشق کلام اللہ باپ کی عاشق کلام اللہ بیٹی نے یہ صدمہ بہت حوصلہ اور صبر سے برداشت کیا اور وفات کے تیسرے دن اس کم سن محسنہ نے اپنے جلیل القدر باپ کے جلیل القدر جانشین کو رقعہ لکھا۔

"گزارش ہے کہ میرے والد صاحب نے مرنے سے دو دن پہلے مجھے فرمایا کہ ہم تمہیں چند نصیحتیں کرتے ہیں۔ میں نے کہا فرماویں۔ میں (اللہ نے چاہا تو عمل کروں گی) تو فرمایا بہت کوشش کرنا کہ کلام اللہ آجائے۔ اور لوگوں کو بھی پہنچے اور میرے بعد اگر میاں صاحب (امام) ہوں تو ان کو میری طرف سے کہہ دینا کہ عورتوں کا درس جاری رہے۔ اس لئے آپ کو عرض کئے دیتی ہوں اور امیدوار ہوں۔ آپ قبول فرمائیں گے۔ میری بھی خواہش ہے اور کئی عورتوں اور لڑکیوں کی بھی خواہش ہے کہ میاں صاحب درس کرائیں آپ برائے مہربانی درس صبح ہی شروع کرادیں۔ میں آپ کی نہایت مشکور ہوں گی"

حضرت (امام جماعت الثانی) کا عورتوں میں درس دینے کا کوئی خیال نہیں تھا۔ لیکن اپنے استاد اور اپنے آقا کی وصیت کے مطابق آپ نے درس شروع فرما دیا۔ طبقہ نسواں کے حق میں درد سے ڈوبی ہوئی تحریر دیکھ کر حضرت امام جماعت کو خیال آیا کہ قدرت ثانیہ کے مظہر اول کی کان سے نکلے ہوئے اس گوہر گراں مایہ کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ انہیں تعلیم دیں۔ تربیت کریں اور ان کے ذریعہ سے احمدی عورتوں کو دینی تعلیم دے سکیں۔ اس زمانہ عورتوں کی تعلیم کا زیادہ رواج نہیں تھا۔ مگر حضرت امام جماعت الثانی کا خیال تھا کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کی عورتوں میں تعلیم نہ ہو۔ اگر ہماری عورتوں میں دینی تعلیم نہ ہو تو ہماری قوم خواہ کس قدر بھی ترقی کرے میں اس ترقی پر فخر نہیں کر سکتا۔

حضرت امام جماعت کو یہ بھی علم تھا کہ قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر کی خواہش تھی کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان سے آپ کے خاندان کا خونی رشتہ قائم ہو جائے۔ چنانچہ احمدی عورتوں کی دینی تعلیم و تربیت اور اپنے محترم آقا کی خواہش کے پیش نظر حضرت امام جماعت الثانی نے حضرت امتہ الحی صاحبہ سے شادی کا فیصلہ کیا اور آپ 31 مئی 1914ء کو حضرت امام جماعت الثانی کی بیوی بن کر (آپ کے گھر) میں داخل ہوئیں۔

حضرت مولوی صاحب کی وفات کو اڑھائی ماہ گزرے تھے۔ جوان بیوہ ماں کی ابھی عدت بھی پوری نہ ہوئی تھی مگر اس گھر میں بیٹی کی بارات آ گئی اور ماں نے ہنسی خوشی اپنی بیٹی کو رخصت کیا۔ شادی انتہائی سادگی سے ہوئی۔ نہ مہندی نہ ڈھول ڈھمکا۔ اس قسم کی کوئی رسم نہیں ہوئی۔ صحیح دین حق کے طریقہ کے مطابق دعاؤں کے سایہ تلے حضرت مولوی صاحب جنہوں نے اپنی عمر اپنا مال اپنی جان سب کچھ جماعت کے لئے قربان کر دیا۔ کی بیٹی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہو بن کر خواتین مبارکہ میں شامل ہو کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گھر میں آ گئی اور وہ چھوٹی سی بچی بہت بڑی ذمہ داری سنبھالنے کے لئے آمادہ ہو گئی۔ آپ نے علم حاصل کرنے اور علم سکھانے میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔

حکومتوں کا الحاق

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:۔

انگلستان اور جرمنی کی جنگ ابھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ میں نے دھرم سالے میں جہاں میں ان دنوں تبدیلی آب و ہوا کے لئے مقیم تھا رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوں اور میرا منہ مشرق کی طرف ہے۔ ایک فرشتہ آیا اور جیسا کہ سررشتہ دار ہوتے ہیں۔ بعض کاغذات میرے سامنے پیش کرنے شروع کر دئے۔ وہ کاغذات انگلستان اور فرانس کی باہمی خط و کتابت کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ مختلف ڈاکومنٹس کے بعد ایک ڈاکومنٹ میرے سامنے پیش کیا گیا۔ میں نے اسے دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک چٹھی ہے جو انگریزی حکومت کی طرف سے فرانسیسی حکومت کو لکھی گئی ہے اور اس کا مضمون یہ ہے کہ ہمارا ملک سخت خطرے میں گھر گیا ہے۔ جرمنی اس پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ اور قریب ہے کہ اسے مغلوب کر لے۔ اس لئے ہم آپ سے خواہش کرتے ہیں کہ انگریزی اور فرانسیسی دونوں حکومتوں کا الحاق کر دیا جائے۔ دونوں ایک نظام کے ماتحت آجائیں۔ اور دونوں کو آپس میں اس طرح ملا دیا جائے کہ دونوں کی شہریت کے حقوق یکساں ہوں۔

یہ چٹھی پڑھ کر خواب میں میں سخت گھبرا گیا اور قریب تھا کہ اسی گھبراہٹ میں میری آنکھ کھل جاتی۔ کہ یکدم مجھے آواز آئی کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے۔ یعنی اس حالت کے چھ ماہ بعد حالات بالکل بدل جائیں گے۔ اور انگلستان کی خطرے کی حالت جاتی رہے گی۔

یہ رؤیا میں نے انہی دنوں بعض دوستوں کو سنا دیا تھا۔ جب میں نے یہ رؤیا دیکھا۔ اس وقت ابھی لوگوں کو جنگ کے شروع ہونے کا بھی یقین نہیں آتا تھا۔ لوگ عام طور پر کہتے تھے کہ ہٹلر ڈراوے دے رہا ہے۔ یہ رؤیا دھرم سالہ میں جولائی ۱۹۳۹ء کے آخر یا اگست کے شروع میں ہوئی۔ اور وہ بھی ایسے رنگ میں کہ مارچ تک کوئی شخص یہ خیال بھی نہیں کر سکتا تھا کہ ہٹلر غالب آجائے گا۔ بالعموم یہ خیال کیا جاتا تھا کہ برابر کی ٹکر ہے۔ مارچ کے آخر تک یہی حالت رہی۔ مگر اس کے بعد جرمنی نے نہایت شدت سے حملہ کیا اور ڈنمارک ناروے ہالینڈ اور بلجیئم پر قبضہ کر لیا۔ پھر وہ فرانس کی طرف بڑھا اور اس بار بھی شدید حملہ کیا جب فرانس گرنے لگا تو اس وقت برطانیہ نے خیال کیا کہ اگر فرانس صلح نہ کرے تو کچھ مزاحمت اس کی طرف سے جاری رہے گی۔ اس کے جہاز بھی لڑتے رہیں گے اور اس کی نو آبادیاں بھی جنگ کو کسی نہ کسی صورت میں جاری رکھیں گی۔ لیکن اگر وہ صلح کرے تو اس کے جہاز بھی جرمنی کو مل جائیں گے۔ نو آبادیاں بھی اس کو مل جائیں گی اور اس صورت میں جرمنی کے حملے کا سارا زور ہم پر آپڑے گا۔ چنانچہ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت برطانیہ نے وہ کام کیا جس کی نظیر کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی آج تک نہیں ملتی۔ یعنی اس نے سترہ جون ۱۹۴۰ء کو فرانسیسی حکومت کو تار دیا کہ دونوں ملکوں کی حکومت ایک کر دی جائے۔ اور فرانس کا برطانیہ سے الحاق کر دیا جائے۔ حکومت ایک ہو۔ پارلیمنٹیں بھی ملا دی جائیں اور خوراک کے ذخائر اور خزانہ بھی ایک ہی سمجھا جائے۔ (یہ خبر لندن ٹائمز مورخہ ۱۸۔ جون ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی۔)

اصل مدعا بیعت کا یہی ہے کہ توبہ کرو۔ استغفار کرو۔ "عبادت" کو درست کر کے پڑھو نا جائز کاموں سے بچو۔ میں جماعت کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں مگر جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو پاک کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم حافظ عبدالسلام صاحب

(خودنوشت حالات)

میں 6 ستمبر1892ء میں جالندھر کے مضافات میں بستی شیخ درویش میں پیدا ہوا۔ والد صاحب کا نام محمد حیات علی تھا۔ ابتدائی تعلیم پرانے طریقے پر ہوئی۔ 1912ء میں اپنے بعض احمدی رشتہ داروں اور چند دوسرے احمدی بھائیوں کی تحریک پر جماعت میں شامل ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خاندان میں پہلا احمدی ہوں۔

1913ء میں حضرت حافظ روشن علی صاحب حضرت امام جماعت ثانی (امام بننے سے پہلے) کے ساتھ شملہ تشریف لائے۔ اور کلام الٰہی کے ابتدائی حصہ کا درس دیا۔ یہ میرا پہلا درس تھا جو میں نے سنا۔ میں حیران رہ گیا کہ کلام الٰہی میں ایسی باتیں لکھی ہیں بس اسی وقت تہیہ کر لیا کہ اسے ایسے یاد کرنا ہے۔ جیسا کہ حضرت حافظ روشن علی صاحب نے کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے 1916ء میں مکمل یاد کر لیا اور 40 مرتبہ رمضان میں سنانے کی توفیق ملی۔ دو بار بیت مبارک میں پختہ بننے کے بعد سنایا۔ سننے والوں میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت فرزند علی خان صاحب بھی شامل تھے۔

1914ء میں حضرت امام جماعت اول سے وفات سے قبل ساری جماعت کے ساتھ ملاقات کا موقعہ ملا۔ اسی وقت سے میری جماعتی خدمات کا آغاز ہو گیا تھا۔ اس زمانے میں جماعتوں میں صرف صدر اور سیکرٹری ہوتے تھے۔ میں شملے کی جماعت کا اسسٹنٹ سیکرٹری تھا۔ میرے ذمہ جماعتی کارروائی نوٹ کرنا تھا۔ چنانچہ چند مرتبہ حضرت امام جماعت ثانی کے لیکچرز نوٹ کرنے کا موقعہ بھی ملا۔

1926ء میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد مقرر ہوا۔ خانصاحب برکت علی خان صاحب کے بعد شملہ کی جماعت کا امیر بنا۔ 1942ء میں دہلی اور شملہ کی جماعتیں اکٹھی کر دی گئیں۔ بابو نذیر احمد صاحب امیر مقرر ہوئے۔ نئی دہلی کے لئے میں نائب امیر بنایا گیا۔ بعد میں مجھے امیر مقرر کیا گیا اور 1947ء تک میں امیر رہا۔

1924ء میں میں سرکاری دفتر میں سیکنڈ ڈویژن کلرک تھا۔ امتحان دینے کی وجہ سے ترقی ہو سکتی تھی۔ میرے مقابل پر ایم۔ اے بی۔ اے لوگ تھے۔ تاہم میں نے امتحان دے ڈالا' ان دنوں میں نے خواب دیکھا جس کی تعبیر یہ تھی۔ کہ محض فضل الٰہی سے ترقی ہو گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میں اپنے دفتر میں اسسٹنٹ کلرک بھرتی ہوا تھا صرف میٹرک پاس تھا۔ لیکن محض اللہ کے فضل سے اسسٹنٹ فنانشل ایڈوائزر بنا۔

ایک مرتبہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے ملنے گیا۔ تو انہوں نے بعض آیات کے حوالے دریافت کئے۔ میں نے تلاش کر کے دیئے اور پوچھا کہ جلسہ سالانہ کی تقریر کی تیاری کر رہے ہیں۔ فرمانے لگے۔ نہیں۔ اسمبلی میں تقریر کرنی ہے۔ گاندھی جی عدم تعاون کی بات کرتے ہیں۔ اس فلسفہ کا رد کرنا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تقریر بے حد پسند کی گئی تقسیم ملک سے پہلے کراچی کی جماعت نہایت مختصر تھی۔ ان کے پاس موجودہ دارالمطالعہ تھا (لائبریری واقع بندر روڈ) اسی کے ہال میں جمعہ ہوتا تھا۔ بریگیڈیئر غلام احمد صاحب امیر تھے۔ دہلی کی ساری جماعت تقسیم کے بعد کراچی آ گئی۔ حضرت صاحب نے فیصلہ فرمایا کہ دہلی سے آنے والے تمام عہدیدار نائب کے طور پر یا ایڈیشنل کے طور پر کام کریں۔ چنانچہ میں ایڈیشنل امیر جماعت کراچی بنایا گیا۔ جماعت اتنی چھوٹی تھی کہ جمعہ کے دن لائبریری کا ہال نہ بھرتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک سے زائد مرتبہ جمعہ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھایا۔ مکرم سید احمد علی صاحب اس وقت وہاں مربی سلسلہ تھے۔

ایک مرتبہ امیر صاحب نے مجھے جمعہ پڑھانے کے لئے کہا اور فرمایا کہ 10 ہزار روپے کی تحریک کروں تاکہ احمدیہ ہال پر ہم کچھ عارضی تعمیر کر لیں تاکہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورت پوری کر سکیں میں نے حسب معمول تحریک کی۔ ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب کامٹی میرے نزدیک ہی بیٹھے تھے۔ دوران خطبہ ہی انہوں نے اٹھ کر 100 روپیہ پیش کیا۔ بڑے جوش میں تھے۔ میں نے ان کو جمعہ کے بعد ادائیگی کے لئے کہا۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ ان کو اسی دن کسی نے 300 روپیہ بطور مدد دیئے تھے۔ جس میں سے انہوں نے 100 روپیہ خدا کے لئے پیش کر دیا۔ یہ عظیم جذبے تھے۔ جن کا پھل آج ہم سب کھا رہے ہیں۔

قصور فلور ملز کے مالک اور ایشو افریقن کمپنی کے ڈائریکٹر مکرم ملک عبدالرحمان صاحب نے تمام رقم ادا کر دی۔ اس طرح اللہ کے فضل سے چند دن میں ہی 10 ہزار روپے کا بندوبست ہو گیا۔ اور ہم نے عارضی چھت ڈال دی۔

اس دوران بریگیڈیئر غلام احمد صاحب کا تبادلہ ہو گیا۔ اور خاکسار کو امیر مقرر کیا گیا۔ پھر ارادہ ہوا۔ کہ پکی چھت بنائی جائے۔ اس کام کے لئے اب مزید 20 ہزار روپیہ چاہئے تھا۔ مکرم عبدالحق صاحب رامہ سیکرٹری مال تھے ان کو انتظام کرانے کے لئے کہا گیا۔

خیال تھا کہ جب تک کوئی بڑا آدمی تحریک نہ کرے اتنی بڑی رقم کا بندوبست مشکل لگتا ہے۔ اس زمانے میں جماعت کی تعداد کے لحاظ سے یہ ایک بڑی رقم ہی تھی۔ شام کو میں اور سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ہاں گئے۔ آپ نفل پڑھ رہے تھے۔ کچھ دیر بعد تشریف لائے۔ مدعا سنا اور اگلے ہفتے تحریک کرنے کا وعدہ کیا۔

اس دوران میں نے خود ویسے ہی تحریک کر دی۔ اگلے جمعہ چوہدری صاحب کے تحریک کرنے سے قبل ہی بدھ تک 19 ہزار پانچ سو روپیہ اکٹھا ہو گیا۔ عجیب شان ہے احمدیوں کی! جمعہ کو چوہدری صاحب نے خطبہ سے پہلے 500 روپیہ نکال کر ادا کیا۔ میں نے انکار کیا تو فرمانے لگے میں تو خود تحریک سے قبل ثواب کے لئے ادا کر رہا ہوں۔ ان کو 19 ہزار پانچ سو کا علم نہیں تھا۔ ان کے 500 روپے ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے 20 ہزار کا ہدف پورا فرما دیا۔

فنانس ڈیپارٹمنٹ سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپریل 1949ء میں ڈپٹی کنٹرولر آف ملٹری اکونٹس بن کر لاہور چلا گیا وہاں سے 1952ء کے شروع میں ربوہ آ گیا۔ ربوہ میں کراچی سے میرے افسران نے خط لکھا کہ تم دو سال کے لئے پھر آ جاؤ۔ میں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے معاملہ عرض کیا حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ آپ نے مشورہ مانگا ہے۔ آپ خود کیا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ آپ حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ ان کو لکھو تم لوگوں نے مجھے ناکارہ سمجھ کر ریٹائر کیا تھا اب مجھ ناکارہ کو اپنا کھرا روپیہ کیوں دیتے ہو حساب کتاب کے لئے۔ سو اس طرح میں نے انکار کر دیا۔

دراصل میں ربوہ صرف 6 ماہ گزارنے گیا تھا۔ تین چار ماہ گزرنے پر پریشان ہوا۔ کہ اچھا بھلا آدمی تھا بے کار ہو کر رہ گیا ہوں۔ چنانچہ میں نے مولوی عبدالرحمان صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری کے ذریعہ حضرت صاحب کی خدمت میں تین سالہ وقف بعد از ریٹائرمنٹ پیش کر دیا۔ حضرت صاحب نے تحریر فرمایا "اچھا ہے ربوہ آ جائے" صدر انجمن احمدیہ نے خاکسار کو بطور نائب ناظر بیت المال کے مانگا حضرت صاحب نے فرمایا کہ نہیں اس کو وکیل الدیوان بننا ہے۔ ساتھ ہی وکیل اعلیٰ بھی مقرر فرمایا اور دفتر والوں کو لکھا کہ تمہاری اتنی عمر نہیں ہے جتنا اس کا تجربہ ہے۔ اس لئے وکیل اعلیٰ بنایا ہے۔

پھر دو سال بعد رخصت لے کر مکان بنوانے کی غرض سے کراچی آیا۔ کراچی کی جماعت نے حضرت صاحب کی اجازت سے مجھے کوٹھی دارالصدر کی تعمیر کا انچارج مقرر کر دیا۔ سیکرٹری تعمیر شیخ عبدالحق صاحب تھے۔ ہم نے کام شروع کر دیا۔

میرے وقف کے تین سال پورے ہونے والے تھے۔ اس کے لئے خط لکھ کر رکھا ہوا تھا۔ کہ حضرت صاحب کی بیماری کی اطلاع ملی۔ نہ جانے کیا جذبہ تھا۔ میں نے خط پھاڑ دیا۔ (یہ 1954ء کی بات ہے) اب میں ربوہ میں مستقل طور پر جماعت کی خدمت کر رہا تھا۔ 1955ء میں حضرت صاحب علاج کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے۔

ان دنوں حضرت صاحب نے ایک خاص کمیٹی بنا دی تھی جو اختلافی امور کا فیصلہ کرنے کی ڈیوٹی دیتی تھی۔ اس کمیٹی کے چار ممبران تھے تحریک جدید سے میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور خاکسار۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضرت میاں ناصر احمد صاحب اور ناظر۔۔ المال اور مکرم رامہ صاحب۔ چونکہ وکیل اعلیٰ کو ہدایات کے حصول کے لئے بار بار حضرت صاحب سے ملنا ہوتا تھا۔ حضرت صاحب کی بیماری کی وجہ سے میں نے محسوس کیا۔ کہ بار بار اندرون خانہ جانا مناسب اور ممکن نہیں۔ اس لئے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو وکیل التبشیر تھے سے کہا کہ آپ کے وکیل اعلیٰ بن جانے سے جماعتی کام میں فائدہ ہو گا۔ ان کے حضرت صاحب سے عرض کرنے پر آپ نے اجازت دے دی۔

اب میرے متعلق سوال حضرت صاحب تک پہنچا کہ اس کا کیا کیا جائے اتفاق سے وکیل مال کی ایک جگہ خالی تھی۔ مجھے اختیار دیا گیا کہ وکیل مال اول بن جاؤ یا وکیل مال ثانی۔ میں نے دوسرا عہدہ لے لیا اور قریشی عبدالرشید صاحب وکیل مال اول بن گئے اور آخر تک مجھے بطور وکیل المال ثانی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ 1963ء میں ایسٹ افریقہ کا دورہ بھی کیا۔

حضرت امام جماعت ثالث مجھ سے بڑی شفقت فرماتے تھے۔ ان سے امامت سے قبل بھی اچھے مراسم تھے بعد میں یہ مراسم اطاعت کے رنگ میں تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تو میری زندگی کی راہیں متعین فرمائیں۔

مکرم مبارک مصلح الدین صاحب میرے نائب تھے۔ خدا کے فضل سے ان کو سارا کام سکھایا۔ 1971ء میں انہوں نے مجھ سے چارج لیا۔ اس طرح میری عملی خدمات کا دورانیہ مبارک طور پر اختتام پذیر ہوا اور آجکل خدا کی دی ہوئی توفیق سے دعا کے ذریعہ خدمت سلسلہ کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

انسان کی خوش قسمتی

اگر ہو سکے تو دین کی خدمت کرنی چاہئے۔ اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہے کہ انسان کا وقت' وجود' قویٰ' مال' جان خدا کے دین کی خدمت میں خرچ ہو۔ ہمیں تو صرف مرض کے دورہ کا اندیشہ ہوتا ہے ورنہ دل یہی کرتا ہے کہ ساری ساری رات کئے جاویں۔ ہماری تو تمام کتابیں امراض و عوارض میں ہی لکھی گئی ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر عبداللہ پاشا ایم بی بی ایس-

ذیابیطس ـ انسان کا پرانا روگ

شیرینی گفتگو میں ہو تو خوش گفتاری کہلاتی ہے لیکن شیرینی خون میں اتر آئے تو ذیابیطس بن جاتی ہے- انسان اور ذیابیطس کا ساتھ بہت پرانا ہے ایک اندازے کے مطابق آج سے ساڑھے تین ہزار سال پہلے بھی انسان اس مرض سے آشنا تھا یعنی حضرت عیسٰیؑ سے بھی ڈیڑھ ہزار سال پہلے لوگ اس مرض سے واقف تھے' اور آج یہ دنیا کے ہر خطے میں موجود ہے' کروڑوں افراد یہ روگ پالے ہوئے ہیں' ۱۹۹۲ء کے اعداد و شمار کے مطابق ذیابیطس کے ان مریضوں کی تعداد ساٹھ لاکھ تھی جن کو علاج کے لئے انسولین Insulin کی ضرورت ہوتی ہے' اور جن مریضوں کا علاج گولیوں سے کیا جاتا ہے ان کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے اور ایک اندازے کے مطابق ۲۰۰۰ء تک ان کی تعداد دس کروڑ ہو جائے گی-

ذیابیطس کے مریض عام طور پر جن شکایات کی وجہ سے ڈاکٹر سے رجوع کرتے ہیں ان میں پیشاب کا زیادہ آنا' پیاس اور وزن کا کم ہونا شامل ہے' نوجوان مریضوں میں اس بیماری کا حملہ نسبتاً تیز ہوتا ہے اور وہ چند ہفتوں کے اندر علاج کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جبکہ زیادہ عمر کے افراد کو یہ شکایات کئی ماہ سے ہوتی ہیں جب وہ پہلی دفعہ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں- اور بعض اوقات تو ان میں سے کوئی بھی علامت ظاہر نہیں ہوتی لیکن کسی اور وجہ سے کئے گئے خون اور پیشاب کے ٹسٹ سے اس مرض کی نشاندھی ہوتی ہے' اور کچھ لوگ تو صرف پیچیدگی پیدا ہونے کی صورت میں ہسپتال جاتے ہیں اور اس سے پہلے ذیابیطس کی علامات کی پرواہ نہیں کرتے-

نوجوان مریض

Insulin Dependent Diabetes Mellitus

کا شکار ہوتے ہیں یعنی انہیں علاج کے لئے انسولین کے ٹیکوں کی ضرورت ہوتی ہے یہ زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے کیونکہ مریض کو مسلسل ٹیکے لگوانے پڑتے ہیں اور اکثر مریض تو خود ہی اپنے آپ کو انجیکشنز لگالیتے ہیں' اور ذیابیطس کی ایک خطرناک پیچیدگی Diabetic Ketoacidosis کے امکانات بھی اسی میں زیادہ ہوتے ہیں-

دوسری قسم

NoN Insulin Dependent Diabetes Mellitus -

ہے جو نسبتاً عمر رسیدہ افراد کو متاثر کرتی ہے- یہ مریض انسولین کے ٹیکوں سے تو محفوظ رہتے ہیں لیکن بیماری کو کنٹرول رکھنے کے لئے تاحیات گولیاں استعمال کرنی پڑتی ہیں- اور کبھی کبھی ان مریضوں کو بھی انسولین کی ضرورت پڑ جاتی ہے-

ذیابیطس کی پیچیدگی پورے جسم کو متاثر کرتی ہیں- فالج کے امکانات عام آدمی کی نسبت دوگنا ہو جاتے ہی' دل کے دورے کا امکان تین سے پانچ گنا زیادہ ہوتا ہے اور Gangrene کی وجہ سے پاؤں ضائع ہونے کا خطرہ تو تقریباً پچاس گنا زیادہ ہوتا ہے- سفید موتیا' دوسروں کی نسبت ۱۰ سے ۱۵ سال پہلے پیدا ہو جاتا ہے اور بینائی ضائع ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے' گردے اور اعصابی نظام بھی بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں-

ان پیچیدگیوں کی نشاندہی کا مقصد یہ نہیں کہ ذیابیطس کے مریضوں کے ہاتھ پاؤں پھول جائیں اور وہ ہر کام چھوڑ کر بیٹھ جائیں- مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ ذیابیطس میں احتیاط کتنی ضروری ہے' باقاعدہ چیک اپ' دواؤں میں باقاعدگی اور خوراک میں احتیاط کتنی اہم ہے' اکثر مریض خوراک کے سلسلے میں شش و پنج کا شکار رہتے ہیں' کچھ لوگ بہت زیادہ احتیاط کرتے ہیں اور بعض اوقات ان کا بلڈ شوگر لیول خطرناک حد تک کم ہو جاتا ہے اور کچھ مریض بے احتیاطی کی وجہ سے پیچیدگیوں کا شکار ہو جاتے ہیں- مندرجہ ذیل چارٹ ذیابیطس کے مریضوں کی' خوراک کے سلسلے میں رہنمائی کر سکتا ہے-

جو چیزیں کھائی جا سکتی ہیں گوشت' مچھلی' انڈا' پنیر (Cheese) دالیں (ماش اور چنے کی دال کے علاوہ) بھنڈی توری' مولی' پیاز گوبھی' مرچ' ٹماٹر' لیموں' پالک'

جو چیزیں احتیاط کے ساتھ کھانی چاہئیں چپاتی (گندم وغیرہ کی) کارن فلیکس' دلیہ' چاول' گاجر' ماش اور چنے کی دال' مکھن' گھی' انجیر' تربوز' تھوڑی مقدار میں تازہ پھل (سنگترہ' جامن' دودھ' دہی' نمکین بسکٹ خوبانی'

جو چیزیں نہیں کھانی چاہئیں چینی اور چینی سے بنی ہوئی اشیاء' جام' جیلی' شہد' گلوکوز کیک' پیسٹری' پڈنگ' میٹھے بسکٹ' آئس کریم گنا' انگور' آلو چاکلیٹ' وغیرہ-

---

انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ایک تکفین اور تدفین

سردار بشیر احمد انجینئر سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک لاہور پاکستان نے اپنی کتاب داستان حیات میں اپنے والد محترم حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب (مہر سنگھ) کی وفات کے متعلق لکھا:-

بھلوال سے مجھے حضرت والد صاحب کا خط ملا کہ میں نے کشفاً دیکھا کہ ایک لالٹین بجھنے کو ٹمٹما رہی ہے- اور میں نے اس میں دو اڑھائی چھٹانک تیل ڈال دیا تو وہ جل اٹھی- اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا وقت قریب آپہنچا ہے- تم میرے بعد میری چھوٹی اولاد کا خیال رکھنا-

دو اڑھائی سال بعد آپ بیمار پڑ گئے- اطلاع ملنے پر میں اور عائشہ سب بچوں کو پلاٹ میں سوتا چھوڑ گئے- بھلوال گئے- اور حضرت والد صاحب کو رسول لے آئے- سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے- راستہ میں کوئی اسہال نہ آیا اور پانی پیتے اور برف چوستے رہے- رسول میں جو ڈاکٹر میسر تھا اس سے علاج کراتے رہے اور 52-6-9 کو بوقت فجر اللہ کو پیارے ہو گئے- ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں- اس وقت برآمدہ کے باہر شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ سنائی دی- بعد وفات وہ چلی گئیں- میں نے جا کر دیکھا مگر مکھیاں کوئی نہیں تھیں- صرف بھنبھناہٹ تھی-

عائشہ نے اس رات خواب میں دیکھا کہ دو عورتیں کمرہ کے روشن دان سے ہاتھ ڈال کر حضرت والد صاحب کو لے جانا چاہتی ہیں- یا لے گئی ہیں- 9 جون 1952ء کو فجر کے بعد فوت ہوئے- اس وقت میرے دوست جو میرے جونیئر انسٹرکٹر تھے- میاں بشیر احمد آف گجرات کی گود میں ان کا سر تھا- میاں بشیر احمد کا بیان ہے کہ آخر وقت میں آپ نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور وہ اس طرح مجھے کچھ دے گئے ہیں اللہ بہتر جانتا ہے-

سخت گرمی کے دن تھے- تابوت کو ربوہ پہنچانا تھا- ٹرک منڈی بہاؤالدین ہی سے مل سکتا تھا- مگر میرے مسبب الاسباب خدا نے اپنے بندہ کے لئے خود ہی سارا انتظام کر دیا وہ اس طرح کہ ورکشاپ کے ترکھان آئے اور تابوت بنا دیا- احمدی احباب کے علاوہ دس بارہ غیر از جماعت احباب بھی آگئے- میں نے جنازہ پڑھایا- پھر میں نے پرنسپل سے سرکاری بس طلب کی اور اس کو بتایا کہ یہ شخص صرف میرا باپ ہی نہیں بلکہ ہماری جماعت کے بزرگ ترین لوگوں میں سے ایک ہے- اس نے کہا کہ جماعت خرچ کرے- میں نے کہا جماعت کیوں خرچ کرے- میں کروں گا- تو اس نے فوری میری درخواست پر منظوری دے دی- میں اکیلا ہی تابوت لے کر براستہ بھلوال ربوہ بوقت ظہر پہنچا- اور حضرت امام جماعت الثانی کو اطلاع دی- بعد ظہر حضرت صاحب نے چہرہ دیکھا اور ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سے جنازہ کی کیفیت پوچھی ان کو بتایا گیا کہ پیٹ ٹھیک ہے تو حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اعلان کر دیا جائے کہ عصر کے بعد جنازہ ہو گا- تابوت اسی مصلے کے پاس رکھا تھا جو کچی عمارتوں کے بیچ عبادت کے لئے بنا ہوا تھا-

عصر کے بعد جنازہ حضرت صاحب نے پڑھایا- سینکڑوں احباب حاضر تھے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا کہ حضرت اماں جان کے پاؤں کی جانب بہشتی مقبرہ کا قطعہ خالی ہے ان کی قبر وہاں بنائی جائے گی-

دفتر بہشتی مقبرہ کے ایک افسر نے بتایا کہ چند دن پہلے حضرت ماسٹر صاحب دفتر میں تشریف لائے اور کہا کہ میرا وصیت کا حساب دیکھو- تو میں نے کہا ماسٹر صاحب جلدی کیا ہے- تو انہوں نے فرمایا ابھی دیکھ کر بتا دو کہ میرا وصیت کا حساب درست ہے یا نہیں- اگر میں انا للہ ہو جاؤں تو پھر- سو اب یہ انا للہ ہو گئے ہیں- اللہ ان کی بخشش فرمائے-

تدفین کے بعد اس قدر تیز آندھی آئی اور بارش ہوئی کہ میں چوہدری اعجاز نصر اللہ خان کے صحن میں ٹخنے ٹخنے پانی میں سے گزر کر اندر گیا- ایک احمدی بیوہ نے لندن میں مجھے بتایا (یہ لیڈی ملک بشارت احمد صاحب واقف زندگی کی بیوہ ہے اور عبدالرحمان خاکی صاحب مری کی بیٹی ہے) کہ جب آندھی اور بارش آئی تو میں نے کہا کہ آج کوئی بڑا بزرگ فوت ہوا ہے- کہ آسمان بھی رو پڑا- اس وقت مجھے پتہ نہ تھا مگر دوسرے روز پتہ لگا کہ حضرت سردار عبدالرحمان (مہر سنگھ) وفات پا گئے ہیں-

سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ حضرت والد صاحب کی آخری خدمت کا موقعہ مجھ ناچیز کو ملا جبکہ دوسرے بھائی بیرون ملک تھے- سارے انتظام اللہ نے خود کر دیئے- اور کوئی بھی مشکل یا پریشانی نہیں ہوئی- یہاں تک کہ رات کو اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت ان کا پیٹ صاف کرنے کو ایک اسہال ہوا تھا جیسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیٹ بھی بباعث اسہال صاف ہو گیا تھا- اور گرمی میں میت کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ رہا- اور اس دن ہلکا سا بادل بھی آسمان پر چھایا ہوا تھا جس کے بعد گرمی کی شدت کم رہی-

---

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30176 میں محمد اسحاق ساجد ولد محمد ابراہیم صاحب شاد قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-209 فیز I گلشن جدید کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-5-19 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر B-209 گلشن جدید فیز 1 برقبہ 240 مربع گز مالیتی چھ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ سات ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسحاق ساجد ولد محمد ابراہیم شاد B-209 فیز 1 گلشن جدید کراچی 75010 گواہ شد نمبر 1 محمد ابراہیم شاد وصیت نمبر 11565 گواہ شد نمبر 2 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔

مسل نمبر 30177 میں نصرت نورین زوجہ محمد اسحاق ساجد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن جدید کراچی 75010 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-5-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے زیورات طلائی سات تولہ اکتیس ہزار پانچ سو روپے کل جائیداد مالیتی اکتالیس ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت نورین B-209 گلشن جدید فیز 1 کراچی 75010 گواہ شد نمبر 1 محمد ابراہیم شاد وصیت نمبر 11565 گواہ شد نمبر 2 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں۔

مسل نمبر 30178 میں محمد خان ولد شہادت خان قوم بھروانہ سیال پیشہ زراعت عمر 67 سال بیعت 1955ء ساکن عامر ٹاؤن سرگودھا روڈ جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-6-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین نو ایکڑ واقع چک نمبر ج ب/225 موضع بلوشاہبل موضع چنڈ بھروانہ ضلع جھنگ مالیتی پانچ لاکھ روپے (2) سات عدد دوکانات واقع ایوب چوک جھنگ صدر کا 1/2 حصہ مالیتی چھ لاکھ روپے (3) پلاٹ برقبہ 16 مرلہ واقع سرگودھا روڈ جھنگ صدر ایک لاکھ پچاس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی ساڑھے بارہ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد خان "عامر ٹاؤن" سرگودھا روڈ جھنگ صدر گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر عبدالحفیظ بھروانہ پسر موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالغفور صاحب وصیت نمبر 16132۔

مسل نمبر 30179 میں مریم صدیقہ زوجہ چوہدری شفیق احمد صاحب قوم جٹ اٹھوال پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 18 بھوڑو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-5-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں و انگوٹھی وزنی سوا تولہ مالیتی تین ہزار پانچ سو روپے اور حق وصول شدہ پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ گیارہ صد روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مریم صدیقہ زوجہ چوہدری شفیق احمد ساکن چک نمبر 18 بھوڑو- P.O خاص ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 باسط احمد شاہد مربی سلسلہ وصیت نمبر 25272 گواہ شد نمبر 2 حکیم محمد افضال وارڈ نمبر 13 دربار روڈ شاہ کوٹ نگران حلقہ خدام الاحمدیہ شاہکوٹ۔

مسل نمبر 30180 میں آصف احمد خان ولد منور احمد خان قوم بلوچ پیشہ تعلیم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/50 دارالعلوم وسطی ربوہ (جامعہ احمدیہ ربوہ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-5-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ چار صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد آصف احمد خان جامعہ احمدیہ ربوہ 26/50 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ناصر اقبال خان مسل نمبر 30053 گواہ شد نمبر 2 ہارون الرشید فرخ وصیت نمبر 27535۔

مسل نمبر 30181 میں رفعت محمود زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر 33 سال 6 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن A/1-17 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) نقد رقم ساٹھ ہزار روپے (2) حق مہر وصول شدہ دس ہزار روپے (3) طلائی بالیاں انگوٹھی کو کا وزنی ایک تولہ مالیتی پانچ ہزار روپے کل جائیداد مالیتی پچھتر ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رفعت محمود مکان نمبر A/1-17 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نور احمد عابد وصیت نمبر 12531۔

مسل نمبر 30182 میں رخسانہ تسنیم بنت سردار احمد شاہد قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنگر خانہ نمبر 7 دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی بارہ گرام مالیتی پانچ ہزار چار سو پانچ روپے اور جوڑی طلائی بالیاں وزنی چار ماشہ مالیتی سولہ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رخسانہ تسنیم لنگر خانہ نمبر 7 دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سردار احمد شاہد وصیت نمبر 26567 والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد وصیت نمبر 27461۔

حضرت امام جماعت الثانی نے 1945ء میں ایک خطاب میں فرمایا:

"حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں صحیح طور پر دعوت الی اللہ کرنے کے لئے ہمیں لاکھوں مربیوں اور کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ جب میں رات کو اپنے بستر پر لیٹتا ہوں تو بسا اوقات سارے جہان میں دعوت الی اللہ کو وسیع کرنے کے لئے میں مختلف رنگوں میں اندازے لگاتا ہوں۔ کبھی کہتا ہوں ہمیں اتنے مربی چاہئیں۔ اور کبھی کہتا ہوں کہ اتنے مربیوں سے کام نہیں بن سکتا۔ اس سے بھی زیادہ مربی چاہئیں یہاں تک کہ بعض دفعہ بیس بیس لاکھ تک مربی کی تعداد پہنچا کر میں سو جاتا ہوں۔ میرے اس وقت کے خیالات کو اگر ریکارڈ کیا جائے تو شائد دنیا یہ خیال کرے کہ سب سے بڑا شیخ چلی میں ہوں۔ مگر مجھے اپنے ان خیالات اور اندازوں میں اتنا مزا آتا ہے کہ سارے دن کی کوفت دور ہو جاتی ہے۔ اپنے ان مزے کی گھڑیوں میں میں نے بیس بیس لاکھ مربی تجویز کیا ہے۔ دنیا کے نزدیک میرے یہ خیالات ایک واہمہ سے بڑھ کر کوئی حقیقت نہیں رکھتے مگر اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو چیز ایک دفعہ پیدا ہو جائے۔ وہ مرتی نہیں جب تک اپنے مقصد کو پورا نہ کرے۔ لوگ بے شک شیخ چلی کہہ لیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ میرے ان خیالات کا خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ فضاء میں ریکارڈ ہوتا چلا جارہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب اللہ تعالیٰ میرے ان خیالات کو عملی رنگ میں پورا کرنا شروع کر دے گا۔ آج نہیں تو آج سے ساٹھ یا سو سال کے بعد اگر خدا تعالیٰ کا کوئی بندہ ایسا ہوا جو میرے ان ریکارڈوں کو پڑھ سکا اور اسے توفیق ہوئی تو وہ ایک لاکھ مربی تیار کر دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کسی اور بندے کو کھڑا کر دے گا جو مربیوں کو دو لاکھ تک پہنچا دے گا۔ پھر کوئی اور بندہ کھڑا ہو جائے گا جو میرے اس ریکارڈ کو دیکھ کر مربیوں کو تین لاکھ تک پہنچا دے گا۔ اس طرح قدم بقدم اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی لے آئے گا جب ساری دنیا میں ہمارے بیس لاکھ مربی کام کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے اس سے پہلے کسی چیز کے متعلق امید رکھنا بیوقوفی ہوتی ہے۔ میرے یہ خیال بھی اب ریکارڈ میں محفوظ ہو چکے ہیں اور زمانے سے مٹ نہیں سکتے۔ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں میرے یہ خیالات عملی شکل اختیار کرنے والے ہیں۔"

(الفضل 28- اگست 1959ء)

جو شخص اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے موافق اپنی چال چلن نہیں بناتا ہے وہ ہنسی کرتا ہے کیونکہ پڑھ لینا ہی اللہ تعالیٰ کا منشاء نہیں وہ تو عمل چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم شفقت رسول صاحب دارالصدر غربی ربوہ کی والدہ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام رسول صاحب مورخہ 15۔اگست رات ساڑھے گیارہ بجے بعمر 80 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔

اگلے روز مورخہ 16۔اگست کو بیت مبارک میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری نے بعد عصر جنازہ پڑھایا موصوفہ موصیہ تھیں تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر

مکرم ملک محمد رفیق صاحب صدر محلہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان داخلہ L.L.B (ایل ایل بی) یونیورسٹی لاء کالج یونیورسٹی آف پنجاب

○ کالج ہذا نے L.L.B (ایل ایل بی) پارٹ ون (صبح و شام کی کلاسز میں) داخلہ کا اعلان کیا ہے۔
تعلیمی قابلیت:۔ کم از کم B.A/B.Sc ہونا لازمی ہے داخلہ فارمز قائداعظم کیمپس کی حبیب بینک کی شاخ سے بعوض۔/35 روپے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

وہ طلبہ جو Self Finance کی بنیاد پر درخواست کرنا چاہتے ہیں وہ علیحدہ فارم پر درخواست دیں گے۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-9-2 مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "NEWS" 95-8-23 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ عفت پروین بنت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے بہلول پور ضلع فیصل آباد سے 1971ء میں وصیت کی تھی اگر وہ خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارے میں علم ہو تو دفتر وصیت کو ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تصحیح

○ الفضل مورخہ 95-8-19 میں وصایا کے کالم میں مثل نمبر 30149 شائع ہوئی ہے۔ اس میں بشریٰ اعجاز صاحبہ زوجہ اعجاز احمد صاحب پڑھا جائے۔

بقیہ صفحہ 1

سکتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے اور کسی زندگی کو بقاء نہیں حاصل رہ سکتی جب تک خدا تعالیٰ کی مرضی نہ ہو پس اسے نظر آتا ہے کہ حیات کا سرچشمہ اور قائم رہنے کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات ہے وہ یہ نہیں سوچتا کہ میرا سانس میری زندگی کا سانس ہے بلکہ اسے نظر آرہا ہے کہ میرا وہ سانس میری زندگی کا سانس ہے۔ جس کے متعلق خدا چاہے کہ وہ میری زندگی کا سانس بنے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ غذا جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی منشاء اور اس کے حکم کے بغیر ہمارے جسموں کو صحت اور تروتازگی نہیں بخشتی اور طاقت نہیں دیتی جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو اس کے سامنے روز مرہ یہ نظارے آتے ہیں کہ کھانا کسی آدمی کی موت کا موجب بن گیا یا پانی جس کو آب حیات کہا جاتا ہے یعنی وہ ہمارے لئے زندگی کا پانی ہے اور روٹی سے بھی زیادہ ضروری ہے وہ کسی انسان کی موت کا باعث بن جاتا ہے۔ ڈاکٹر جانتے ہیں۔ اطباء جانتے ہیں کہ بعض دفعہ انسان کو پانی پی کر اسی قسم کا قولنج پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ (رمضان کی عبادت) خاص طور ایسی ہے کہ اس سے روحانی قوئ میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔ تنویر قلب پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بعد انسان کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ میرا رب مجھے کیسے مل سکتا ہے۔ یعنی یہ خیال تبھی پیدا ہوگا۔ جب اس نے صحیح سمت کو قدم اٹھایا۔ اسی صورت میں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہارے قریب ہوں۔ کیا تم میری قدرتوں کو نہیں دیکھتے؟ میں تمہاری ہر احتیاج پوری کرتا ہوں۔ تمہارا سانس لینا۔ تمہاری بینائی تمہاری شنوائی یہ سب میرے حکم اور میری اجازت سے قائم ہیں میری تمہیں ضرورت ہے۔ تمہاری آنکھ' ناک' کان' دل اور دل کی صحیح حرکت سب میرے حکم میں بندھے ہوئے ہیں۔

(از خطبہ 22۔اکتوبر 1971ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26- اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں ایم کیو ایم کی طرف سے ہڑتال کے دوسرے روز فائرنگ اور دھماکوں میں 4- افراد ہلاک ہو گئے- کئی گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں- کئی علاقوں میں مکمل اور کئی دیگر علاقوں میں جزوی ہڑتال کی گئی- مختلف مقامات پر کار سواروں نے ٹریفک پر فائرنگ کی- کئی گاڑیوں کو نقصان پہنچایا- شہر کے بعض علاقوں میں کوچیں اور بسیں چلتی رہیں-

○ قومی اسمبلی میں شدید ہنگامہ ہوا- اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی- قومی اسمبلی کے رکن جاوید ہاشمی کو پارلیمنٹ ہاؤس کے گیٹ پر روکنے اور پولیس افسر کے پستول تان لینے کے واقعہ پر سپیکر قومی اسمبلی اور وزیر داخلہ کے رویے پر اپوزیشن نے شدید احتجاج کیا- مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ اپوزیشن افراتفری پھیلا رہی ہے اور کارروائی میں رکاوٹ ڈال رہی ہے- ایوان کو یرغمال نہیں بننے دیا جائے گا-

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ ابھی تو ہم نے ٹریلر چلایا ہے- فلم باقی ہے- حکمران ہوش کریں- انہوں نے دھمکی دی کہ مہاجر ٹیکس نہ دینے کا فیصلہ بھی کر سکتے ہیں انہوں نے مذاکراتی ٹیم کے سربراہ اجمل دہلوی پر قاتلانہ حملہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مذاکراتی ٹیم کے ارکان کی جان محفوظ نہیں ہے تو مذاکرات کیسے ہو سکتے ہیں- انہوں نے سوال کیا کہ کیا صدر صاحب اب بھی خاموش بیٹھے رہیں گے؟

○ حکومتی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ ہم الطاف گروپ سے سیاسی پیکیج کے لئے پوری تیار ہیں- تاہم کراچی میں دہشت گردی کے خاتمے اور امن و امان کی بحالی کے لئے الطاف گروپ کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا ہوں گی-

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ الطاف حسین بے نظیر سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں- انہوں نے کہا کہ نہ میں حکومت کا آدمی ہوں اور نہ ہی فوج کا- حالات ٹھیک نہ ہوئے تو پاکستان میں بھارت سمیت غیر ملکی مداخلت ہو جائے گی- انہوں نے کہا الطاف بے نظیر براہ راست ملاقات سے تمام معاملات چند گھنٹوں میں طے ہو سکتے ہیں-

○ مسلم لیگ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اسمبلیوں کی مدت کم کرنے کے بارے میں ریفرنڈم کرانے کی تجویز ہمیں قبول ہے- عوام کی رائے ہمارے حق میں ہے-

○ سرگودھا سے فیصل آباد جانے والی جی ٹی ایس کی بس میں اڈہ 46 کے قریب بم کا دھماکہ ہونے سے 5- افراد ہلاک اور 10- زخمی ہو گئے- یہ واقعہ صبح ساڑھے چھ بجے کے قریب ہوا- مرنے والوں میں تین عورتیں بھی شامل ہیں-

○ اسلام آباد سے فیصل آباد جانے والی رات کی پی آئی اے کی پرواز میں اڑتے ہوئے جہاز میں دو افراد نے اچانک اٹھ کر استرے اور خنجر سے ایم این اے الیاس جٹ پر حملہ کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا- حملہ آور بڑھکیں مارتے رہے جس سے سارے طیارے میں سنسنی پھیل گئی ائر گارڈز نے ملزموں کو قابو کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے مزاحمت کی جس پر ائر گارڈز نے دونوں ملزمان کو موقع پر ہی ہلاک کر دیا- جہاز کو فوراً اسلام آباد واپس لایا گیا جہاں الیاس جٹ ایم این اے کو Pims میں داخل کر دیا گیا جہاں ان کی حالت نازک ہے- یہ واقعہ پرانی دشمنی کا شاخسانہ ہے جٹ اور وڑائچ برادری کے کئی لوگ اس کی نذر ہو چکے ہیں-

○ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا ہے کہ امریکہ الطاف حسین کو سیاسی پناہ دے سکتا ہے- پاکستان اور امریکہ میں مجرموں کے تبادلہ کا معاہدہ موجود ہے- لیکن الطاف حسین ایک سیاسی لیڈر ہیں جنہیں اپنے لاکھوں عوام کی حمایت حاصل ہے- اس کا اندازہ الطاف حسین کی طرف سے کراچی میں ہڑتال کی موجودہ کال سے بھی لگایا جا سکتا ہے-

○ کراچی میں اغوا تشدد اور فائرنگ جاری رہی- مزید 3- افراد ہلاک ہو گئے ناظم آباد میں چلتی کار سے ایک نوجوان کی لاش پھینکی گئی- لیاقت آباد میں رحمانیہ مسجد اور چونا ڈپو کے قریب فائرنگ سے دو افراد ہلاک ہو گئے-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے ڈسٹرکٹ جیل ملتان میں شیخ طاہر رشید اور حاجی بوٹا اراکین قومی اسمبلی سے ملاقات کی- انہوں نے کہا کہ ان ارکان کی میڈیکل رپورٹیں وزیر اعظم کو پیش کی جائیں گی- انہوں نے کہا کہ یہ قومی اسمبلی کی کوتاہی ہے کہ قانون سازی نہیں ہو رہی- انہوں نے مڈٹرم الیکشن کے بارے میں کہا کہ 99 فیصد اراکین قومی اسمبلی مڈٹرم الیکشن نہیں چاہتے جو لوگ اس بارے میں سوچ رہے ہیں وہ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں- مایوس ہوں گے- انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ گوہر ایوب کو اللہ ہی راضی کر سکتا ہے-

○ لاہور کے تاجروں کے بارے میں ایک سروے میں بتایا گیا ہے کہ لاہور کے 600 سے زیادہ بڑے تاجروں نے کبھی ٹیکس نہیں دیا لبرٹی مارکیٹ کے 560 تاجروں میں سے صرف 174 انکم ٹیکس دیتے ہیں- شہر کے صرف 46 تاجروں نے اپنی آمد سالانہ دو لاکھ سے زیادہ ظاہر کی ہے-

○ تاجر ملک گیر ہڑتال کریں گے- تاہم حکومت نے کہا ہے کہ ہڑتال جزوی ہوگی-

○ اسلام آباد میں بی بی سی کے دفتر پر نامعلوم حملہ آوروں نے حملہ کر کے سامان کو توڑ پھوڑ دیا- اور ہلڑ بازی کی- حکومت نے حملہ کے الزام میں 8 علماء کو حراست میں لے لیا ہے- جمعہ کے اجتماعات میں علماء کی رہائی کے لئے قراردادیں منظور کی گئیں-

○ بی بی سی اسلام آباد کے دفتر پر حملے کی وزیر اعظم نے چوبیس گھنٹے میں تحقیقات کرنے کا حکم دیا ہے- سابق وزیر اعظم مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بی بی سی کے دفتر اور نمائندوں پر حملے سے پاکستان کے وقار کو دھچکا لگا ہے- یہ پاکستانی تاریخ کا شرمناک واقعہ ہے- ملک میں جنگل کا قانون نافذ ہے-

○ امریکی دستاویزات میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان نے 20 ایٹم بم تیار کر لئے ہیں- یہ ایٹم بم 1983ء میں ہی پاکستان نے تیار کر لئے تھے لیکن امریکی دباؤ پر تجربہ نہیں کیا گیا-

○ پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری شیخ رفیق نے کہا ہے کہ پنجاب میں وٹو ہی رہیں گے- ایم کیو ایم جلد ہمارے ساتھ ہو گی- کراچی میں دہشت گردوں کا زور ٹوٹ گیا ہے- انہوں نے بتایا کہ نواز شریف کے دور میں کراچی میں ایک دن میں 300- افراد مارے گئے تھے-

○ اے این پی نے کہا ہے کہ صدر لغاری غیر جانبدار نہیں ہیں اے این پی نے صدر سے مزید مذاکرات سے انکار کر دیا ہے-

○ سپاہ صحابہ کے سربراہ مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے کہا ہے کہ ہماری جماعت توڑ پھوڑ کے خلاف ہے- انہوں نے کہا کہ چھ ماہ سے بی بی سی سپاہ صحابہ کے خلاف شرانگیز مہم چلا رہا ہے- اعظم طارق پر بنائے جانی والی فلم بار بار دکھا کر اسلحہ شو کیا جا رہا ہے-

○ سپاہ صحابہ نے کہا ہے کہ بی بی سی کے دفتر پر ہنگامہ آرائی کے جرم میں جن علماء کو گرفتار کیا گیا ہے وہ تو بی بی سی کے دفتر کے باہر پر امن احتجاجی مظاہرہ میں شامل ہی نہیں تھے- انہوں نے کہا کہ جب بھی بی بی سی سپاہ صحابہ کے بارے میں فلم دکھائے گا اگلے ہی دن اس کے خلاف پر امن احتجاج کیا جائے گا-

○ پنجاب کے گورنر راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ اگر اسمبلیوں کی مدت پانچ سال سے کم کرنی مقصود ہے تو اس پر ریفرنڈم کرا لیا جائے- لولی لنگڑی جمہوریت کو بھی چلانا ہو گا- مارشل لاء ملک کے لئے اچھا تھا نہ ہے- انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی غیر موجودگی میں تحریک عدم اعتماد نہیں آئے گی-

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

نو تعمیر شدہ مکانات
ویسٹرن سٹائل فوری فروخت کیلئے
اس کے علاوہ تمام محلہ جات میں مکانات و پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے رابطہ فرمائیں
احمد پراپرٹی ایکسچینج
2/13 الناصر مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ
فون نمبر 21155 - فیکس: 211166

حبوب مفید اطہرا	اکسیر اولاد نرینہ (کورس)	تریاقِ معدہ	روشن کاجل	سرمہ جواہر	ناصر دواخانہ ربوہ
۲۵/-، ۷۵/-	۱۵۰/-	۱۵/-، ۲۵/-	۶/-	۱۰/-	فون 04524-211434